4۔ابوالقاسم زہراوی

حمید عسکری (1909ء تا 1971ء)

تعارف: پروفیسر حمید عسکری ۱۳ ستمبر ۱۹۰۹ء کو بہاول پور میں پیدا ہوئے۔ اسلامیہ کالج سے بی۔ایس۔سی اور گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔ایس۔سی (فزکس) کی ڈگری حاصل کی۔ تکمیل تعلیم کے بعد فزکس کے لیکچرر رہے۔ جھنگ، فیصل آباد اور لاہور کے کالجوں میں فزکس پڑھاتے رہے۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں شعبہ فزکس کے سربراہ بھی رہے۔۱۹۷۱ء میں وفات پائی۔

تصانیف:۔ ''نامور مسلم سائنس دان''۔''نامور مغربی سائنس دان''۔ یہ سبق ان کی کتاب ''نامور مسلم سائنس دان'' سے لیا گیا ہے اس کتاب میں سو سے زائد مسلم سائنس دانوں کے کارناموں کا ذکر ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی:

صفحہ 16۔اندلس (سپین کا پرانا نام، وندلس، وندلوزیا، انڈولوزیا، ہسپانیہ، اسپینا) سلطنت (بڑی حکومت، بڑی ریاست) نامور (مشہور، معروف) مہارت تامہ (مکمل مہارت، مکمل عبور رکھنا) لوہا ماننا (اعتراف کرنا) عبدالرحمان الناصر (آٹھواں اموی امیر، یہ پہلا امیر تھا جس نے خلیفہ کا لقب اختیار کیا۔ یہ خلیفہ اندلس میں اسلامی سلطنت کا مجدد تھا، الداخل کا دست راست تھا) دارالسلطنت (صدر مقام، دارالخلافہ، وہ شہر جس میں ملک کا سربراہ مقیم ہو) عظیم الشان (شان و شوکت والا، بڑے مرتبے کا حامل) قرطبہ (اندلس کے تقریباً وسط میں واقع شہر، جسے مسلمان گورنروں نے نئے دارالحکومت کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے تعمیر کیا تھا) رفتہ رفتہ (آہستہ آہستہ) قصر (محل، ایوان، ایک عالی شان اور بڑی عمارت) اعیان سلطنت (سرکاری حکام، سلطنت کے حامی/ روح رواں، نصابی کتاب میں ''داعیان'' غلط ہے) موسوم ہوا (کسی نام سے مشہور ہونا، نام رکھا گیا، موسوم اسم سے حاصل ہے) ذیلی شہر (ضمنی شہر بڑے شہر کے قریب بس جانے والا چھوٹا شہر) مرز بوم (جائے پیدائش، جنم بھومی) نسبت سے (تعلق سے، واسطے سے، رشتے سے، قربت سے) لقب (کسی خاص سبب سے پڑنے والا نام) جزو (حصہ) آباؤ اجداد (باپ دادا) ولادت (پیدائش) شاہان اندلس (اندلس کے بادشاہ، حکام اندلس، شہنشاہان اندلس) فرماں روا (بادشاہ، حکمران، سربراہ، امیر، خلیفہ) اوج (بلندی، عروج، عظمت) سر بفلک (بہت اونچی، لفظی معنی ہے آسمان سے باتیں کرنے والا) حمام (غسل خانہ، نہانے کی جگہ) جلیل القدر (شان و شوکت والی، بڑے مرتبے کی حامل) تدریس (پڑھانا، درس دینا، تعلیم دینا) تحقیق (علمی مسائل کے بارے میں چھان بین کرنا) تالیف (مرتب کرنا، کسی بھی طرز کے حقائق کو تحریری صورت میں مدون کرنا) طب (حکمت، جڑی بوٹیوں یا خام قدرتی اجزاء سے علاج) کامل دست گاہ (مکمل مہارت) شاہی شفاخانہ (ایسا ہسپتال جہاں حکومت کی جانب سے مفت علاج معالجہ ہوتا ہو، شاہی ہسپتال سرکاری ہسپتال) منسلک ہونا (جڑ جانا، شامل ہونا) علم الجراحت (چیر پھاڑ کے ذریعے علاج کا علم، آپریشن سے علاج کا علم) موجد (ایجاد کرنے والا) سرجن (چیر پھاڑ کے ذریعے علاج کرنے والا، علم جراحی کا ماہر) علاج بالدوا (دوا کے ذریعے علاج) مروجہ (رائج، رواج دیا ہوا، عام ہونا) چربہ (نقل، حاصل) ہم سر (برابر) روشناس کرانا (واقف کرانا)

صفحہ 17۔نادر (انوکھا، نایاب) روز افزوں (روز: روزانہ، افزوں: ترقی کرنا، روزانہ ترقی کرنا، تیزی سے بڑھتا ہوا) احاطہ قلم میں لانا (لکھنا، تحریر کرنا) یگانہ روزگار (یکتا، مشہور، زمانے بھر میں بے مثل) تصنیف (ایسی کتاب جس میں کسی بھی طرز کے حقائق یا من گھڑت قصوں کو اپنے ذہن سے سوچ کر لکھا گیا ہو، تحریر) ظہور میں آنا (وارد ہونا، نمودار ہونا، ظاہر ہونا، تخلیق ہونا، پیدا ہونا، بننا)

داخلِ درس رہی (نصاب میں شامل رہی، جو محکمہ تعلیم کی طرف سے نفاذ کردہ لازمی کتاب کا حصہ ہو) منقسم (تقسیم کی گئی، حصوں
مشتمل ہونا) ازمنہ وسطیٰ (چنگیز خان کے عروج سے لے کر غرناطہ سے مسلم حکومت کے خاتمہ (1492ء) تک کا زمانہ، درمیا
زمانے تک، پندرھویں صدی کے وسط تک) برتا جانا (روا رکھنا، کیا جانا) حلق کا کوا (حلق میں لٹکنے والا نرم گوشت جو ریکیات ا
''ووکل کارڈ'' کی صورت میں آواز پیدا کرتا ہے، لٹکنے والا گوشت) خنازیر (خناق، ایسی بیماری میں گلے میں ٹانسلز پیدا ہوتے ہ
گلے کی بیماری) ماؤف (معطل، بے حس، بے کار) عضو (بدن کا حصہ) اعمال (عمل کی جمع مراد کارروائی) سابقہ پڑنا (پالا پڑنا، واسط
پڑنا، سامنا ہونا) چھوٹ نہیں گئی (رہ نہیں گئی، حذف نہیں ہوئی) پائے کی (رتبے کی، مرتبے کی، عظمت کی) انیما (مصنوعی طریقے
بڑی آنت سے فضلہ خارج کرنا) نشتر (چاقو) ساخت (بناوٹ) جابجا (جگہ جگہ، یکے بعد دیگرے) تصریحات (وضاحتیں، تشریحات
توضیحات) قلم اٹھانا (لکھنا، تحریر کرنا، موضوع بنانا) رموز (رمز کی جمع، بھید، باریکیاں) موشگافیاں (بال کی کھال اتارنا، باریک بی
فضول تفصیل میں جانا) توضیح (وضاحت، تشریح، تصریح) افادیت (فائدہ، اہمیت)

صفحہ 18 ۔ معترف (اعتراف کرنے والے، ماننے والا) استادِ کامل (مکمل استاد) مندرجات (درج کی گئی، لکھی گئی، تحریر کی گئی) سن
(ثبوت، دلیل) سند کے طور پر (دلیل یا ثبوت کے طور پر، حوالے کے طور پر) لاطینی (اہلِ روم کی قدیم زبان) وینس (اٹلی کا مشہور شہ
اور دارالحکومت) آب و تاب سے (شان و شوکت سے، شاندار طریقے سے) باسل (سوئٹزرلینڈ کا مشہور شہر) طبع ہوا (شائع ہو
چھپا) دیباچہ (پیش لفظ) نادر (انوکھا، نایاب) شاہکار (سب سے بڑا کارنامہ، عظیم کام) فضلا (فاضل کی جمع، لائق) اکتفا کرنا (کا
سمجھنا) شرح لکھنا (وضاحت لکھنا، تشریح لکھنا، توضیح کرنا)

سبق کا خلاصہ:

(راولپنڈی بورڈ 2008)

اسلامی اندلس کے بعض سائنس دان بلاشبہ اپنے اپنے فن میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ لیکن اس دور کی سب
سے عظیم شخصیت ابوالقاسم خلف بن عباس زہراوی ہے۔ اُن کے آباؤ اجداد اندلس کے رہنے والے تھے اور یہی اُن ک
جائے پیدائش ہے۔ اس دور میں اندلس کا دارالسلطنت قرطبہ عروج پر پہنچا ہوا تھا۔ اس شہر میں ہزارہا مساجد، ہزاروں
عمارات لاکھوں مکانات، ہزاروں دکانیں اور سینکڑوں حمام تھے۔ نیز اس شہر میں پچاس سرکاری شفاخانے بھی تھے۔ قرط
یونی ورسٹی مغرب کی عظیم ترین یونی ورسٹی تھی۔ جہاں بڑے بڑے علما درس و تدریس اور تحقیق و تالیف میں مشغول ر
تھے۔

ابوالقاسم نے اس علمی ماحول سے کماحقہٗ فائدہ اُٹھایا اور اپنے پسندیدہ مضمون یعنی طب میں خاص مہار
حاصل کی۔ عصرِ حاضر میں یہ خام خیال عام ہو چکا ہے کہ سرجری مغرب کی ایجاد ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ لوگ
ابوالقاسم کے نام اور اس کے لازوال کارناموں سے ناواقف ہیں۔

زہراوی جو نادر آپریشن کرتا، جو دریافتیں اُس کے تجربات سے وجود میں آتیں اور جو نئے آلا
ایجاد کرتا، ان تمام کی تفصیلات تحریر کرتا تھا۔ اس طرح ایک ضخیم اور جامع کتاب ''التصریف'' وجود میں آئی جو سینکڑوں بر
تک یورپ کی یونی ورسٹیوں میں سرجری کی واحد معیاری کتاب کے طور پر داخل درس رہی۔ یہ کتاب تین حصوں میں منق
ہے۔ اول حصہ داغ دینے کے متعلق ہے اور دوسرے اور تیسرے حصے میں جراحت کو مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے۔

''التصریف'' کا اندازِ بیاں عام فہم اور زبان سادہ ہے۔ زہراوی نے اس میں اپنے تجربات کی روشنی میں سرج
کے متعلق ایسی تفصیلات درج کی ہیں، جن سے پہلے طبی دنیا ناواقف تھی۔ کتاب کا ایک نمایاں وصف ... بھی ... کہ

فلسفیانہ طرزِ بیان نہیں۔ سرجری کے تمام مغربی مصنفین نے زہراوی کی فنی قابلیت کا جابجا اعتراف کیا ہے۔ اور اس کی استادِ کامل کی حیثیت کے معترف ہیں۔ التصریف صدیوں تک یورپ کی بڑی بڑی یونی ورسٹیوں میں شامل نصاب رہی اور اہل مغرب اس کے مندرجات کو بطور سند پیش کرتے رہے ہیں۔

التصریف کا لاطینی ترجمہ وینس (اٹلی) سے ۱۴۹۷ء میں شائع ہوا۔ ۱۵۴۱ء میں باسل سے شائع شدہ کتاب میں عربی متن اور تصاویر بھی شامل کی گئیں۔ یورپ میں اس کتاب کی مقبولیت انیسویں صدی کے آخر تک باقی تھی۔ ڈاکٹر لی کارک نے ۱۸۸۱ء میں التصریف کو فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا اور اسے سرجری کا نادر شاہ کار قرار دیا۔ یورپی علما نے اس پر شرحیں بھی لکھی تھیں۔

مشقی سوالات

سوال 1 مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات میں سے جو درست ہیں، ان کے گرد دائرہ لگائیں۔

(i) عبدالرحمان الناصر کس ملک کا حکمران تھا؟

(الف) اُردن کا (ب) مصر کا ✓ (ج) سپین کا (د) سوڈان کا

(ii) ابوالقاسم زہراوی کون تھا؟

(الف) ماہر تعمیرات ✓ (ب) سائنس دان (ج) ماہر تعلیم (د) ماہر قانون

(iii) ابوالقاسم زہراوی کے آباؤ اجداد کہاں کے رہنے والے تھے؟

(الف) مصر (ب) ایران (ج) عراق ✓ (د) اندلس

(iv) قرطبہ کی شاہی لائبریری میں کتنی کتابیں تھیں؟

(الف) ایک لاکھ (ب) ایک لاکھ سے زائد

✓ (ج) دو لاکھ سے زائد (د) تین لاکھ سے زائد

(v) ابوالقاسم زہراوی نے اہلِ یورپ کو کس فن سے روشناس کرایا؟

(الف) فنِ تعمیرات سے (ب) فن دوا سازی سے

✓ (ج) سرجری کے فن سے (د) فنِ کیمیا گری سے

سوال 2 مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(i) ابوالقاسم زہراوی کی مشہور تصنیف کا نام کیا ہے؟

جواب ابوالقاسم زہراوی کی مشہور تصنیف کا نام ''التصریف'' ہے۔

(ii) ڈاکٹر لی مارک نے اس کتاب کا کس زبان میں ترجمہ کیا؟

جواب اس کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں کیا اور اس کتاب کو سرجری کا نادر شاہ کار قرار دیا۔

(iii) زہراوی کس یونی ورسٹی میں زیرِ تعلیم رہے؟

جواب ابوالقاسم زہراوی سپین کی قرطبہ یونی ورسٹی میں زیرِ تعلیم رہے۔

(iv) زہراوی کی مشہور تصنیف کن یونی ورسٹیوں میں داخل درس رہی؟

جواب زہراوی کی مشہور تصنیف ''التصریف'' یورپ کی تمام بڑی یونی ورسٹیوں میں داخلِ درس رہی۔

(۷) زہراوی کے عہد میں مغرب کی عظیم ترین یونی ورسٹی کون سی تھی؟

جواب زہراوی کے عہد میں قرطبہ یونی ورسٹی مغرب کی عظیم ترین یونی ورسٹی تھی۔

سوال 3 مندرجہ ذیل الفاظ وتراکیب کا مفہوم لکھیں۔

الفاظ	مفہوم
مہارت نامہ	مکمل مہارت، کسی فن میں ماہر ہونا
جلیل القدر	عظیم، شان وشوکت والا
چربہ	نقل، کسی کام کی ہو بہو نقل کرنا
نادر	عمدہ، نایاب
عمل جراحت	آپریشن کرنے کا عمل، جراحی

سوال 4 مندرجہ ذیل الفاظ وتراکیب کو اس طرح سے جملوں میں استعمال کریں کہ ان کی تذکیر وتانیث واضح ہو جائے۔

الفاظ وتراکیب	جملے	
تحقیق	ہر بات پر یقین نہ کرلیا کریں بلکہ اچھی طرح تحقیق کرلیں	(مئونث)
علم الجراحت	ابوالقاسم زہراوی علم الجراحت کا موجد اور اپنے زمانے کا سب سے بڑا سرجن تھا۔	(مذکر)
امراض	ماہرین ابھی تک کئی پیچیدہ امراض کی وجہ معلوم نہیں کر سکے۔	(مذکر)
ساخت	یہ مشین دیسی ساخت کی ہے	(مئونث)
اکتفا	اس نے بچے کو جھڑ کنے ہی پر اکتفا نہ کیا بلکہ اسے دو دھپ بھی جما دیے	(مذکر)

اہم عبارات کی تشریح

عبارت نمبر 1:

سپین کے مشہور حکمران عبدالرحمان الناصر نے اپنے دارالسلطنت قرطبہ سے چار میل کے فاصلے پر ایک عظیم الشان محل تعمیر کروایا تھا اور اس کا نام اپنی ملکہ زہرا کے نام پر ''قصرِ زہرا'' رکھا تھا۔ رفتہ رفتہ اس قصر کے گرد اعیانِ سلطنت اور دوسرے لوگوں نے اپنے مکان بنا لیے اور وہاں ایک علیحدہ شہر بس گیا جو ''الزہرا'' کے نام سے موسوم ہوا۔ یہی ذیلی شہر ابوالقاسم خلف بن عباس کا مرز بوم تھا اور اسی شہر کی نسبت سے ''زہراوی'' کا لقب اس کے نام کا جزو بن گیا ہے۔

نوٹ: (جو طلبا ہر عبارت کا الگ سے سیاق وسباق نہیں لکھ سکتے، وہ سبق ہذا میں سے دی گئی کسی بھی عبارت کی تشریح سے قبل یہ سیاق وسباق تحریر کر سکتے ہیں)

تشریح طلب اقتباس اُردو کی درسی کتاب کے سبق سے لیا گیا ہے، جو مصنف کی مشہورِ زمانہ کتاب ''نامور مسلم سائنس دان'' سے منتخب کیا گیا ہے۔ مصنف سبق میں معروف سائنس دان ابوالقاسم کے بارے میں بتاتے ہیں کہ ابوالقاسم زہراوی کے آباد اجداد اُندلس کے رہنے والے تھے۔ انھوں نے سرجری کے میدان میں بہت نمایاں کارنامے سرانجام دیئے۔ اس سلسلے میں اُنھوں نے ایک نایاب کتاب ''التصریف'' لکھی۔ جس میں انھوں نے سرجری سے متعلقہ ۹۰ فیصد تجربات کو تحریری اور تصویری شکل میں قارئین کے سامنے پیش کیا۔ یہ کتاب صدیوں تک یورپ کی یونی ورسٹیوں میں بطور نصاب پڑھائی جاتی رہی ہے۔ نیز اس کتاب

کے بہت سی زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔

تشریح طلب اقتباس سبق کے............ سے لیا گیا ہے۔ (آغاز۔درمیان۔اختتام)

سیاق وسباق:

زیرتشریح عبارت سے پہلے مصنف لکھتے ہیں کہ اندلس کی اسلامی سلطنت کے بعض نامور مسلم سائنس دان بلاشبہ اپنے اپنے فن میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔لیکن اس دور کی سب سے عظیم شخصیت جس کے کمال کا لوہا صدیوں تک اہل مغرب مانتے رہے ابوالقاسم خلف بن عباس زہراوی ہے۔

زیرتشریح عبارت کے بعد مصنف لکھتے ہیں کہ ابوالقاسم کے آباؤاجداد اندلس کے رہنے والے تھے اور انھوں نے اپنی تعلیم مغرب کی عظیم ترین یونی ورسٹی قرطبہ سے مکمل کی اور جدید علم الجراحت کے موجد بن گئے۔زہراوی کی کتاب ''التصریف'' سرجری پر اعلیٰ معیار کی مفصل کتاب ہے۔جس کا لاطینی ترجمہ سب سے پہلے وینس سے شائع ہوا۔اس کے بعد باسل اور یورپ کے فضلا نے التصریف پر شرحیں لکھیں۔

تشریح:

زیرتشریح عبارت میں مصنف بتاتے ہیں کہ سپین کے مشہور حکمران عبدالرحمان الناصر تھے۔وہ 912ء میں تخت نشین ہوئے۔جب انھیں خلافت ملی تو ان کی عمر صرف 23 سال تھی۔اندلس کی سلطنت داخلی طور پر انتشار کا شکار تھی۔آئے روز بغاوتیں ہوتی تھیں۔قرطبہ اور اشبیلیہ ان بغاوتوں کی آماجگاہ تھے۔داخلی حالات جب بدتر ہوں تو خارجی حالات سے نمٹنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

مندرجہ بالا حالات میں عبدالرحمٰن الناصر نے دارالحکومت کی تبدیلی کا سوچا۔کیوں کہ آئے روز سرکش عرب اور اکھڑ مزاج بربر قرطبہ میں بغاوت کھڑی کر دیتے تھے۔بہر حال دارالحکومت کی تبدیلی کی فوری وجہ عبدالرحمان الناصر کی چھوٹی ملکہ ''ملکۃ الزہرا'' کی فرمائش تھی۔اس نے ایک عالی شان اور بے مثال محل کی تعمیر کی فرمائش کی اور عبدالرحمان الناصر کو ملکہ سے محبت تھی۔جس کی وجہ سے عبدالرحمان الناصر نے ملکہ کی فرمائش پر محل کی تعمیر کے احکامات جاری کیے۔بقول برنارڈ شا:

''عقیدت کا سیدھا تعلق دل سے ہوتا ہے دماغ سے نہیں''

چناں چہ قرطبہ سے چار میل کے فاصلے پر ایک پہاڑی میدان کے دامن میں عبدالرحمان الناصر نے اس کی پہلی اینٹ اپنے ہاتھ سے نصب کی۔اس محل کی تعمیر میں اس قدر گراں و قیمتی اشیا استعمال ہوئیں کہ قاری اسے مبالغہ سمجھ بیٹھتا ہے۔لیکن یہ حقیقت ہے (جیسا کہ حال کی کھدائی 1910ء سے عیاں ہوا ہے) کہ سپین کی کل آمدنی کا ایک تہائی چالیس برس تک اس کی تزئین و آرائش میں صرف ہوتا رہا۔یہ محل تقریباً ایک کھرب دینار کی مالیت سے تعمیر ہوا۔دس ہزار مستری مزدور پچیس برس تک کام کرتے رہے۔چار ہزار خچر باربرداری کے لیے استعمال میں لائے گئے۔چھ ہزار لونڈیاں آرائش کے لیے رکھی گئیں۔صفائی کے لیے بارہ ہزار خادم اور نگرانی و حفاظت کے لیے تیرہ ہزار فوج متعین کی گئی۔محل کی لمبائی چار میل اور چوڑائی تین میل تھی۔اس محل کے چار ہزار تین سو سولہ ستون تھے۔

محل میں چار سو اعلیٰ پائے کے اپارٹمنٹ (Appartment) تھے۔شہر شمال مغرب میں واقع تھا۔جہاں سے دریائے گوادل کوایور کا حسین منظر دکھائی دیتا تھا۔سنگِ مرمر نیومیڈیا اور کارتھیج سے منگوایا گیا تھا۔ستون جن پر سونے سے نقوش بنے تھے،قسطنطنیہ سے منگوائے گئے تھے۔پچاس سالہ حکومت پر محیط عبدالرحمان الناصر کا دور اندلس کا سنہری زمانہ کہلاتا ہے۔کئی نئے پھل

اور خشک میوے ایسے تھے جو مسلمانوں نے اندلس میں متعارف کرائے۔ کھجور کا پہلا درخت عرب سے درآمد کر کے عبدالرحمان الناصر نے ''الزہرا'' میں بویا۔ چناں چہ یہ عالی شان محل مکمل ہونے کے بعد، عبدالرحمٰن الناصر کی اس جگہ منتقلی سے اس کی قربت کے حصول کے لیے وزرا، امرا و عمائدین نے آؤ دیکھا نہ تاؤ یہاں مکانات تعمیر کرنا شروع کر دیے۔ اس طرح اس محل کی تعمیر نے شہر کی تعمیر کو جنم دیا۔ لیکن افسوس فنِ تعمیر کا یہ نادر شاہ کار صرف پون صدی بعد اشبیلیہ کے باغیوں کے ہاتھوں تباہی کا شکار ہو گیا۔ اور ''ہر کمالے را زوالے'' کے مصداق یا پھر بقول اقبالؒ:

کارہائے بے ثبات، کارہائے جہاں آنی وفانی تمام معجزہ ہائے ہنر

یہی بامِ عروج کو پہنچا ہوا محل ہمیشہ کے لیے درسِ عبرت بن گیا۔ موت کے وقت عبدالرحمان الناصر نے حالتِ نزع میں یہ بیان دیا کہ اُسے 912ء تختِ نشینی سے 961ء دمِ مرگ تک صرف چودہ دن راحت کے نصیب ہوئے۔ چناں چہ یہی عظیم الشان روایات کا حامل شہر ممتاز مسلمان سائنس دان ابوالقاسم زہراوی کی جائے پیدائش ہے۔ اسی شہر کی نسبت سے ابوالقاسم زہراوی کے لقب سے مشہور ہوئے۔

عبارت نمبر 2:

قرطبہ یونی ورسٹی اس زمانے میں مغرب کی عظیم ترین یونی ورسٹی تھی جہاں مختلف مضامین کے جلیل القدر علما تعلیم و تدریس اور تحقیق و تالیف میں مصروف رہتے تھے۔ یہی وہ ماحول تھا جس میں ابوالقاسم زہراوی نے اپنا لڑکپن اور جوانی گزاری۔ اس کے کمالِ فن کو دیکھ کر یہ اندازہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے کہ اس نے اس علمی ماحول سے پورا فائدہ اٹھایا اور طب میں، جو اس کا خاص مضمون تھا کامل دست گاہ حاصل کی۔ اپنی تعلیم کی تکمیل کے بعد وہ قرطبہ کے شاہی شفا خانے کے ساتھ منسلک ہو گیا اور یہاں اس نے اس عملی تحقیق کا آغاز کیا جس نے تھوڑے ہی عرصے میں اس کو جدید علم الجراحت کا موجد اور اپنے زمانے کا سب سے بڑا سرجن بنا دیا۔

سیاق و سباق:

زیرِ تشریح عبارت سے پہلے مصنف بیان کرتے ہیں کہ اندلس کے اسلامی دور کی عظیم شخصیت ابوالقاسم زھراوی ہیں۔ جن کی ولادت عبدالرحمان الناصر کے عہد میں ہوئی۔ اس وقت قرطبہ عروج پر تھا اور اس کی آبادی دس لاکھ افراد پر مشتمل تھی۔ پچاس سرکاری ہسپتال، تین ہزار آٹھ سو مسجدیں، ساٹھ ہزار سر بفلک عمارتیں، آٹھ ہزار دکانیں اور سات سو حمام تھے۔
زیرِ تشریح عبارت کے بعد مصنف بتاتے ہیں کہ موجودہ زمانے میں علاج کے دو طریقے رائج ہیں علاج بالدوا اور علاج بالجراحت۔ علاج بالجراحت مغربی ڈاکٹروں کا فن نہیں بلکہ زھراوی نے یورپ کو اس عظیم فن سے روشناس کرایا۔ جراحت پر ان کی مشہور تصنیف ''التصریف'' ہے۔ جس پر نہ صرف مسلمان علما، بلکہ مغربی ڈاکٹروں نے بھی شرحیں لکھی ہیں۔

تشریح:

زیرِ تشریح عبارت میں مصنف نے قرطبہ یونی ورسٹی کے متعلق آگاہ کیا ہے۔ قرطبہ یونی ورسٹی کا تاریخی پس منظر حسبِ ذیل ہے۔ عبدالرحمٰن الداخل جس نے سپین میں اموی حکومت کی بنیاد رکھی۔ اس نے اپنی موت سے دو برس قبل یعنی 788ء میں مکہ و یروشلم کی دو عظیم الشان مساجد کے ہم پلہ تیسری مسجد جامعہ قرطبہ کی بنیاد رکھی۔ اس کی تعمیر و توسیع بعد میں مختلف جانشین کرتے رہے۔ اس عظیم الشان مسجد کو 1236ء میں فتح قرطبہ کے بعد عیسائیوں نے گرجے میں تبدیل کر دیا۔ آج بھی یہ سپین میں مسلمانوں کی ترقی کی عینی شاہد ہے اور اسے آج کل ''لامیز کیوتا'' یعنی ''بڑی مسجد'' کہا جاتا ہے۔
عبدالرحمن الناصر الثالث نے اسی عظیم مسجد میں قرطبہ یونی ورسٹی کی بنیاد رکھی

قرطبہ یونیورسٹی آتے رہے۔ اس کی سند کو دنیا کی تمام اسناد پر فوقیت حاصل تھی۔ خلیفۃ الحکم بن ہشام نے اس یونی ورسٹی کی توسیع کی۔ مشرق سے پروفیسرز بلائے جاتے تھے، جن کے لیے الگ فنڈ مختص تھا۔ اس خالصتاً علمی و ادبی ماحول میں ابوالقاسم کی پرورش ہوئی اور قرطبہ یونی ورسٹی سے اس نے بھرپور استفادہ کیا۔ قرطبہ یونی ورسٹی میں اس دور کے نامور اساتذہ درس و تدریس میں مصروف رہتے تھے۔ اور نئے نئے تجربوں سے ترقی کی نئی نئی راہیں دریافت ہو رہی تھیں۔

قرطبہ یونی ورسٹی میں ہر شعبہ میں تحقیق کا عمل جاری تھا۔ اور ہر شعبے کے مایہ ناز اساتذہ موجود تھے۔ طبی میدان میں ترقی کا یہ عالم تھا کہ پی۔ کے حطی (P.K Hitti) اپنے مضمون دی جیولز آف دی ورلڈ میں لکھتا ہے۔ ''جب کبھی لیون''، ''نوار'' یا ''بارسلونا'' کے حکمرانوں کو سرجن، نقشہ ساز، ماہر گلوکار یا ماہر ملبوس ساز کی ضرورت ہوتی تو وہ قرطبہ سے درخواست کرتے تھے''

بہر صورت ابوالقاسم نے اس ماحول سے کماحقہ فائدہ اٹھایا۔ اُس نے اپنا لڑکپن اور جوانی قرطبہ یونی ورسٹی میں حصولِ علم کی خاطر وقف کر دیے۔ اور علما و صلحا کی صحبت میں وقت گزارا جو کہ تعمیر کردار میں بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

حکیم لقمان فرماتے ہیں کہ:

''صحبت علما کو غنیمت شمار کر کیوں کہ علم دل کو اسی طرح زندہ رکھتا ہے، جس طرح بارش خشک زمین کو''

زہراوی کو طب کے مضمون سے خاص شغف تھا۔ قرطبہ کے اس علمی و ادبی ماحول میں اُس نے اس مضمون میں مہارت تامہ حاصل کر لی تھی۔ چناں چہ اپنے اس فن میں اُس نے اس قدر ترقی کی کہ ایک عام ناظر بھی اُس کے بھرپور علمی ماحول سے استفادے کو جان سکتا ہے۔ فن جراحت کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ابوالقاسم زہراوی قرطبہ کے شاہی شفاخانے میں طبیب کی حیثیت سے فرائض انجام دینے لگا۔ شفاخانے میں لوگوں کا خاصا ہجوم رہتا تھا۔ خلیفہ نے اس شفاخانے کے دروازے عوام کے لیے کھول رکھے تھے۔ چناں چہ مطالعاتی مواد کے ساتھ یہاں اُسے عملی طور پر طب اور سرجری پر کام کرنے کا موقع ملا۔ اُس نے یہاں بھی شب و روز محنت سے کام کیا۔ لوگوں کے علاج معالجے کے ساتھ ساتھ اُس نے تحقیق بھی جاری رکھی۔ جس کے نتیجے میں اُس نے طب و سرجری کے میدان میں نئے نئے معرکے فتح کیے۔ جس کی وجہ سے وہ جدید سرجری کی داغ بیل ڈالنے والا پہلا فرد بن گیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

''جس انسان نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم اس کو اپنی راہ بتائیں گے''

یہ اُس کی انتھک کوششوں کا ہی نتیجہ ہے کہ آج سرجری کا پودا تناور درخت بن چکا ہے۔ اس کا بیج ابوالقاسم نے ہی بویا تھا۔ اس طرح اُس نے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچایا اور حقیقت میں یہی لوگ عظیم تر ہوتے ہیں۔ بقول شاعر:

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

ارشاد ربانی ہے کہ: ''سب سے اچھا انسان وہ ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے''

عبارت نمبر 3: (گوجرانوالہ بورڈ 2010)

موجودہ زمانے میں علمِ علاج کے جو دو طریقے یعنی علاج بالدوا (میڈیسن) اور علاج بالجراحت (سرجری) ہسپتالوں میں مروجہ ہیں، ان کے متعلق یہ خیال عام ہے کہ اگرچہ مغربی طب، یعنی ایلوپیتھی دیسی طب ہی کا چربہ ہے، مگر جراحت، یعنی سرجری خاص مغربی ڈاکٹروں کی چیز ہے جس میں کوئی ان کا ہم سر نہیں ہے۔ لیکن اس خیال کے پھیلنے کی وجہ محض یہ ہے کہ ہمارے عوام اسلامی دور کے عظیم سرجن ابوالقاسم زھراوی کے نام اور اس کے کارناموں سے واقف نہیں، ورنہ یہ حقیقت ہے کہ زھراوی ہی وہ عظیم شخصیت ہے جس نے اہل یورپ کو سرجری کے فن سے روشناس کرایا۔

سیاق و سباق:

زیرِ تشریح عبارت سے پہلے مصنف لکھتے ہیں کہ اندلس کی عظیم شخصیت ابوالقاسم زہراوی ہیں، جو شہر اندلس کے آٹھویں فرماں روا کے دور میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے لڑکپن اور جوانی تعلیم و تدریس کے ماحول میں گزاری اور تعلیم کی تکمیل کے بعد عملی تحقیق کے ذریعے تھوڑے ہی عرصے میں علم الجراحت کے موجد بن گئے۔

زیرِ تشریح عبارت کے بعد مصنف بتاتے ہیں کہ زہراوی آپریشن کے دوران جو نئی نئی باتیں دریافت کرتے اُسے اپنی کتاب میں لکھتے رہتے تھے، ان کی اس تصنیف کا نام التصریف ہے۔ اس کا پہلا حصہ داغ دینے سے متعلق اور دوسرے اور تیسرے حصے میں جراحت کا بیان ہے۔ یورپ میں کتاب کی مقبولیت انیسویں صدی کے آخر تک باقی رہی اور یورپ کے فضلا نے بھی اس پر اپنی بہترین رائے کا اظہار کیا۔

تشریح:

زیرِ تشریح عبارت میں حمید عسکری نے عصرِ حاضر میں رائج شدہ علاج کے طریقوں کا ذکر کیا ہے۔ موجودہ زمانے میں علاج کے دو بڑے طریقے رائج ہیں۔

(1) علاج بالدوا (میڈیسن)

(2) علاج بالجراحت (سرجری)

علاج بالدوا کے متعلق تو کوئی خاص تمہید کی ضرورت نہیں۔ اس کے متعلق اکثر حقائق تسلیم شدہ ہیں۔ علاج بالدوا بہت قدیم ہے۔ یونان نے اپنے عروج کے دور میں اس میدان میں خاصی ترقی کی۔ یونان میں بڑے بڑے اطبا مثلاً سقراط، افلاطون، ارسطو اور حکیم بقراط پیدا ہوئے۔ اور یہ بھی قابلِ ذکر امر ہے کہ عروجِ یونان کے زمانے میں سرجری کا ہمیں دور دور تک نشان بھی نہیں ملتا۔

پھر اس کے بعد مسلمانوں کے عروج کا دور شروع ہوتا ہے۔ یہ دور 600ء سے 1700ء تک محیط ہے۔ اس دور کا سب سے عظیم کارنامہ سرجری کا آغاز و ارتقاء ہے۔ بیشتر الفاظ جو کہ آج یورپی زبان میں رائج ہیں عربی سے ماخوذ ہیں، اس بات کے شاہد ہیں کہ اِن الفاظ کا آغاز عربی سے ہوا۔ جیسے کیمسٹری عربی لفظ کیمیا، ایڈمرل عربی لفظ امیر البحر سے ماخوذ ہے۔ بالکل اسی طرح یورپ میں سرجری کا لفظ جراحی / جراحت کا بگاڑ ہے۔ ممتاز مسلم سپہ سالار ابنِ جراح کا زمانہ پہلی صدی ہجری کا ہے۔ اس دور میں سرجری کے ارتقا کا عمل تیز ہوا۔ جراحی کے لیے بنیادی اوزار، قینچیاں اور ریتیاں ایجاد ہوئیں۔ بغداد کی نظامیہ یونی ورسٹی، قاہرہ کی جامع الازہر اور قرطبہ کی جامعہ قرطبہ نے طب و سرجری کو اوجِ ثریا تک پہنچا دیا۔ اور سرجری کے لیے مسلمانوں ہی نے بنیادیں استوار کی تھیں۔ جیسا کہ پی۔ ای۔ رابرٹس رقمطراز ہے۔

"عصرِ حاضر کی سائنسی ترقی کی عمارت مسلمانوں ہی کے قائم کردہ ستونوں پر کھڑی ہے"

لیکن حیف صد حیف! آج مسلمانوں کی اکثریت طب کو تو مسلمانوں کا مرہونِ منت تصور کرتی ہے۔ لیکن سرجری کو خالصتاً یورپین اقوام کی مرہونِ منت تصور کرتی ہے۔ اور یہی حال یورپیوں کا ہے۔ گو کہ بیشتر قدیم اہلِ یورپ بھی مسلمانوں کی سرجری کا اعتراف کرتے ہیں۔ لیکن عصرِ حاضر کے یورپی مورخ ان تمام حقائق سے آنکھیں بند کر کے سرجری کو یورپی نخل (یورپین گرون پلانٹ) کہتے ہیں۔ دراصل اہلِ مغرب نے ہمارا علمی اثاثہ ضبط کر کے اپنے نام کر لیا۔ خاص طور پر ہسپانیہ کے علمی خزانے پر مکمل طور پر عیسائیوں نے قبضہ کر لیا اور جراحت کا شعبہ بھی یورپیوں کے نام ہو گیا۔ یہ حقائق صرف مسلم مورخین کے بیان کردہ نہیں ہیں، بلکہ آج کے کئی مغربی مورخ بھی مانتے ہیں۔ بالکل اسی حقیقت کا اظہار اقبالؒ نے کیا ہے کہ:

مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آبا کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارہ

اور آج مسلمانوں کا علمی خزانہ یورپی اقوام کو آفتاب بنائے ہوئے ہے بقول شاعر:

نور ہے جہاں آج، کل تک تھا واں اندھیر
ہماری ہی کرنوں نے کی ہے واں سویر

لیکن اس سے بڑھ کر المیہ یہ ہے کہ خود مسلمانوں کی اکثریت جا بجا سرجری کو یورپی اطبا کی عطا سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ سرجری کے میدان میں اہلِ یورپ کی جناب میں زمین آسماں کے قلابے ملاتے ہیں۔ لیکن اس غلط فہمی کی وجہ ان کی جاہلی اور علمی جہالت اور بلکہ نادانی ہے۔ یہ لوگ اس امر سے واقف نہیں کہ سرجری کا موجد عظیم مسلمان سائنس دان ابوالقاسم زہراوی ہی تھا۔

زیرِ تشریح عبارت میں مصنف نے عالم اسلام کی غلط فہمی کا ازالہ کرنے کی کوشش کی ہے اور انھیں یہ امر حقیقت بتایا ہے کہ سرجری خالصتاً مسلمانوں کی ایجاد ہے۔

عبارت نمبر 4:

ابوالقاسم الزہراوی سرجری میں جو نادر آپریشن انجام دیتا تھا، اپنے روز افزوں تجربے سے اس فن میں جو نئی نئی راہیں دریافت کرتا تھا، آپریشن کرنے کے لیے اپنی نگرانی میں جو نئے نئے آلات بنواتا تھا، ان سب کی تفصیل وہ احاطۂ قلم میں لاتا جاتا تھا یہاں تک کہ اس کے قلم سے عملی سرجری پر ایک یگانۂ روزگار تصنیف ظہور میں آ گئی جو صدیوں تک یورپ کی یونی ورسٹیوں میں سرجری کی واحد معیاری کتاب کے طور پر داخلِ درس رہی۔

سیاق و سباق:

زیرِ تشریح عبارت سے پہلے مصنف بتاتے ہیں کہ اندلس کی عظیم شخصیت ابوالقاسم زہراوی ہیں جنھوں نے مغرب کی عظیم یونی ورسٹی قرطبہ سے جراحت کا علم حاصل کیا اور انھوں نے ہی اہلِ یورپ کو سرجری کے فن سے روشناس کرایا۔

زیرِ تشریح عبارت کے بعد مصنف بتاتا ہے کہ ان کی کتاب کا نام "التصریف" ہے، جو طب اور جراحت کی پہلی مفصل کتاب ہے۔ اس کا پہلا حصہ داغ دینے اور دوسرا اور تیسرا جراحت سے متعلق ہے۔ اس کی زبان سادہ اور عام فہم ہے۔ اس کا لاطینی ترجمہ سب سے پہلے وینس سے شائع ہوا۔ ڈاکٹر لی کارک نے التصریف کو فرانسیسی زبان میں منتقل کر کے اس کتاب کو سرجری کا نادر شاہکار قرار دیا۔

تشریح:

زیرِ تشریح عبارت میں مصنف لکھتے ہیں کہ ابوالقاسم زہراوی قرطبہ یونی ورسٹی سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد شاہی ہسپتال سے وابستہ ہو گئے۔ شاہی ہسپتال میں اسی طبیب کو ملازمت ملتی تھی جو غیر معمولی صلاحیت اور مہارت کا حامل ہوتا تھا۔ چناں چہ ابوالقاسم زہراوی کی طب میں غیر معمولی مہارت کی بنا پر انھیں شاہی ہسپتال میں کام کرنے کا موقع مل گیا۔ قرطبہ کا شاہی شفاخانہ اس دور کا عظیم الشان شفاخانہ شمار ہوتا تھا۔ بڑے بڑے نامور اطبا اس ہسپتال میں خدمات انجام دے رہے تھے۔ اندرون و بیرون سے مریض علاج کی غرض سے شاہی ہسپتال میں آتے اور بفضلِ خدا شفایاب ہوتے۔

شاہی ہسپتال میں مریضوں کا ہجوم رہتا تھا۔ جس کی وجہ سے ابوالقاسم زہراوی کو اپنی صلاحیتیں بروئے کار لانے کے زیادہ مواقع میسر آئے۔ زہراوی کو مختلف قسم کے آپریشن کرنے پڑتے۔ چناں چہ بعض ایسے پیچیدہ آپریشن بھی کرتے جو اس سے قبل نہ کیے گئے تھے۔ ایسے آپریشن کے دوران جن مشکلات اور قباحتوں سے واسطہ پڑتا، یا جو مشاہدات و تجربات سامنے آتے زہراوی لکھتے رہتے تھے۔ آپریشن کرتے ہوئے جن اوزار کی کمی محسوس کرتا خود اپنی نگرانی میں اوزار بنواتا اور ان اوزاروں کی تصاویر اور استعمال کے طریقے بھی ضبطِ تحریر میں لائے جاتے۔ چناں چہ دورانِ آپریشن اُسے جن جن نئے امور سے آگاہی ہوتی، جو نئی معلومات

حاصل ہوتیں، جو نئے طریقے ایجاد کرتے اور نئی راہیں دریافت کرتے سب کی تفصیل وہ لکھتے رہتے۔ چناں چہ ایسا کرتے ہوئے اُن کے قلم سے ایسی باکمال اور زمانہ بھر میں بے مثل تصنیف ظہور میں آ گئی کہ اس سے قبل دنیائے سرجری میں نہ تھی۔ زہراوی کی یگانہ روزگار تصنیف یورپ کی یونی ورسٹیوں کے نصاب میں معیاری اور اعلیٰ تصنیف کے طور میں شامل رہی۔ سرجری کے موضوع پر آغاز آفرینش سے لے کر اُس دور تک اس قدر اعلیٰ پائے کی کتاب موجود نہ تھی۔ زہراوی نے دُکھی انسانیت کے لیے عظیم کارنامہ انجام دیا۔ یہ کارنامہ قابل ستائش ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

"سب سے اچھا ہے انسان وہ جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے"

چناں چہ "التصریف" کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع ہوئے۔ نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں نے بھی زہراوی کے کارناموں کا اعتراف کیا ہے۔ بقول رسا جالندھری:

اپنے تجھے تو کہتے ہیں اچھا ہے تو رسا   اچھا وہی ہے غیر بھی اچھا کہیں جسے

اور تقریباً ایک ہزار سال تک یورپ میں اس کتاب کو درسِ جراحت کا جزو لاینفک قرار دیا گیا۔ اور بلاشبہ یہ اُس وقت تک سرجری کی دنیا میں اعلیٰ پائے کی واحد کتاب تھی۔ اور بقول مولانا ظفر علی خان:

"منور ہے اس سے ساری کائنات"

عبارت نمبر 5:

"تصریف" تین بڑے حصوں میں منقسم ہے۔ اس کا پہلا حصہ داغ دینے کے متعلق ہے جو ازمنہ وسطیٰ تک بعض امراض کے علاج میں برتا جاتا تھا۔ "تصریف" کے دوسرے اور تیسرے حصے میں عملی جراحت کا بیان ہے اور یہی اس کتاب کے اہم ترین حصے ہیں۔ ان میں دانت نکالنے، آنکھوں کا آپریشن کرنے، حلق کا کوا کاٹنے، مثانے میں سے پتھری نکالنے، بواسیر کے مسّوں کو کاٹنے، خنازیر کا آپریشن کرنے، ٹوٹی ہڈی کو جوڑنے، اترے ہوئے جوڑوں کو چڑھانے، ماؤف عضو کو کاٹنے اور ہر قسم کے پھوڑوں کو چیرنے کی تفصیلات دی گئی ہیں۔

سیاق وسباق:

زیرِ تشریح عبارت سے پہلے مصنف بتاتے ہیں کہ اندلس کی عظیم شخصیت زہراوی ہیں۔ جنھوں نے مغرب کی عظیم ترین یونی ورسٹی قرطبہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد علم جراحت کو یورپ میں روشناس کرایا۔ ان کی کتاب التصریف سرجری کی پہلی مفصل کتاب ہے۔

زیرِ تشریح عبارت کے بعد مصنف بتاتے ہیں کہ جن اعمال سے ایک سرجن کو واسطہ پڑتا ہے، ان میں سے کسی کی تفصیل اس کتاب میں چھوٹ نہیں گئی۔ مغربی مصنفین جنھوں نے سرجری پر کتب لکھیں، ان کی کتاب اور فنی قابلیت کے معترف ہیں اور اسے سرجری کا ایک نادر شاہ کار قرار دیتے ہیں۔

تشریح:

زیرِ تشریح عبارت میں مصنف نے دنیائے طب کے عظیم سرجن ابوالقاسم زہراوی کی یگانہ روزگار تصنیف "التصریف" کی قدر و قیمت سے آگاہ کیا ہے۔ زہراوی کی بے مثل تصنیف سے ہر دور کے لوگوں نے بھرپور استفادہ کیا۔ کتاب کی ترتیب کچھ یوں ہے کہ یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا پہلا حصہ لوہے کے ذریعے داغ دینے کے متعلق ہے۔ پندرھویں صدی کے وسط تک یہ طریقہ مستعمل رہا ہے۔ بعض امراض میں یہ طریقہ کامیابی سے استعمال بھی ہوتا رہا۔ اس طریقہ علاج میں لوہے کو گرم کر کے جسم پر زخم کا نشان بنایا جاتا۔ اور پھر زخم سے فاسد خون خارج ہو جاتا جس سے مریض اپنے مرض میں افاقہ محسوس

التصریف کے دوسرے حصے میں دوران آپریشن استعمال ہونے والے آلات کے متعلق تفصیلی وضاحتیں کی ہیں۔ اور آلات جراحی کی تصاویر بڑے واضح انداز میں نمایاں کی گئی ہیں۔ یہ تفصیل بھی ساتھ درج کی ہے کہ کون سے آلات کس آپریشن کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اوزار کا طریقہ استعمال بھی درج کیا گیا ہے۔ ساتھ احتیاطی تدبیریں، استعمال کے طریقے اور ہدایات بھی درج کی گئی ہیں۔ یہ بھی وضاحت کردی ہے کہ آلات کے غلط استعمال کے کیا نقصانات ہیں۔ کتاب کا تیسرا حصہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں مصنف نے آپریشن کرنے کے طریقوں کی تفصیلات درج کی ہیں کہ آپریشن کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ آپریشن کرتے ہوئے کون کون سی احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ آلات جراحی کے استعمال کی احتیاطیں بھی تحریر کی گئی ہیں۔ آپریشن کے بعد پیش آنے والے مسائل اور پیچیدگیوں کی وضاحت بڑی تفصیل سے درج کی ہے۔ ساتھ ہی زہراوی نے آپریشن کے بعد کی قباحتوں سے نمٹنے کے لیے بھی حل پیش کیا ہے۔

مصنف نے ان آپریشن کی تفصیلات بتائی ہیں کہ جن کے بارے میں زہراوی نے اپنی کتاب التصریف میں تفصیل سے لکھا ہے۔ ان میں دانت نکالنے کا آلہ ہے، یہ بھی زہراوی نے ایجاد کیا۔ اس کی بناوٹ ایسی ہے کہ مریض کا دانت آسانی سے نکالا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد آنکھوں کا آپریشن کرنے کا طریقہ کار وضع کیا ہے۔ حلق میں لٹکنے والا اضافی گوشت کاٹنے کا طریقہ کار، مثانے میں سے پتھری نکالنے، بواسیر کے مسوں کو کاٹنے، گلے کی گلٹیوں کا آپریشن کرنے۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے، اترے ہوئے جوڑوں کو چڑھانے، بے کار اور ماؤف عضو کاٹنے اور ہر قسم کے پھوڑوں کا آپریشن وغیرہ۔ تمام آپریشن کے متعلق زہراوی نے تفصیلات اپنے تجربات کی روشنی میں درج کی ہیں۔ الغرض آپریشن کرتے ہوئے سرجن کو جو فصد جن اعمال سے واسطہ پڑتا ہے التصریف میں درج کر دیے گئے ہیں۔ اور آپریشن کے دوران جن آلات کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان تمام آلات کی تفصیل اس نے اپنی کتاب میں درج کر دی ہے۔

آپریشن کرتے ہوئے جو نئے تجربات سامنے آئے، ان کے بارے میں بھی مفصل معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ ابوالقاسم زہراوی کا یہ عظیم الشان کارنامہ جراحت کے میدان میں ہمیشہ زندہ رہے گا

عبارت نمبر 6:

''تصریف'' کی نمایاں خصوصیات میں فاضل مصنف نے اس میں جا بجا اپنے تجربات کی روشنی میں سرجری کے متعلق ایسی تصریحات کی ہیں جن سے طبی دنیا اس سے پہلے بے خبر تھی۔ زہراوی کا طرز بیان عام فہم اور زبان سادہ ہے۔ وہ جس موضوع پر قلم اٹھاتا ہے اس کے تمام رموز اس خوبی سے بیان کرتا ہے کہ قاری کے لیے کسی قسم کا الجھاؤ باقی نہیں رہتا۔ پھر بعض دیگر طبی مصنفوں کی طرح وہ فلسفیانہ موشگافیوں میں نہیں الجھا بلکہ اپنے فن کے عملی پہلوؤں کو سامنے رکھتا ہے اور صرف انھی امور کی توضیح کرنا ضروری خیال کرتا ہے جو عملی افادیت کے حامل ہوں۔

سیاق وسباق:

زیر تشریح عبارت سے پہلے مصنف بتاتے ہیں کہ اندلس کی عظیم شخصیت ابوالقاسم زہراوی ہے جس نے قرطبہ یونی ورسٹی سے علم الجراحت کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایک کتاب لکھی، جو صدیوں تک یورپ کی یونی ورسٹیوں میں واحد علم الجراحت کی کتاب کے طور پر شامل رہی۔ اس کے تین بڑے حصے ہیں۔ اس کا پہلا حصہ داغ دینے کے متعلق ہے۔ التصریف کے دوسرے اور تیسرے حصے میں عملی جراحت کا بیان ہے۔ جن میں دانت نکالنے، آنکھوں کا آپریشن کرنے، حلق کا کوا کاٹنے، مثانے میں سے پتھری نکالنے، ٹوٹی ہوئی

زیرِ تشریح عبارت کے بعد مصنف بتاتے ہیں کہ تصریف کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ اس میں فاضل مصنف نے جابجا اپنے تجربات کی روشنی میں سرجری کے متعلق ایسی تصریحات کی ہیں، جن سے طبی دنیا اس سے پہلے بے خبر تھی۔ التصریف صدیوں تک یورپ کی یونی ورسٹیوں کے نصاب میں شامل رہی۔

تشریح:

زیرِ تشریح عبارت میں مصنف نے ابوالقاسم زہراوی کے طرزِ تحریر کو موضوعِ بحث بنایا ہے۔ مصنف کہتے ہیں کہ زہراوی کی کتاب ''التصریف'' بے شمار خوبیوں اور صفات کی حامل کتاب ہے۔ ان اوصاف میں سے نمایاں وصف اس کتاب کا یہ ہے کہ زہراوی نے صرف اپنے تجربات کو ہو بہو نقل ہی نہیں کیا بلکہ اپنے تجربات کی روشنی میں سرجری کے متعلق ایسی وضاحتیں کی ہیں جن سے طبی دنیا اس سے پہلے بالکل بے خبر اور ناواقف تھی۔

سرجری کے متعلق زہراوی نے بے شمار معلومات فراہم کی ہیں۔ آپریشن کے دوران اُنہیں جن تجربات و مشاہدات سے واسطہ پڑا ہے اس پر انھوں نے عالمانہ تبصرے بھی کیے ہیں۔ اور ہر دور کے اطبا کے لیے مکمل رہنمائی بھی فراہم کی ہے۔ زہراوی نے اپنی کتاب میں ایسے حقائق سے پردہ اُٹھایا ہے کہ جن سے اطبا حضرات اس سے پہلے بے خبر اور ناآشنا تھے۔

التصریف کی دوسری خوبی یہ ہے کہ زہراوی کا طرزِ تحریر انتہائی سادہ اور عام فہم ہے۔ زہراوی نے زبان بھی عام فہم اختیار کی ہے۔ عام فہم طرزِ تحریر وہ کہلاتا ہے جسے کم پڑھا لکھا بھی آسانی سے سمجھ لے۔ چناں چہ ''التصریف'' سے عام علمی سطح کا قاری بھی استفادہ کرسکتا ہے اور زہراوی کے خیالات تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔ زہراوی کا آسان اسلوبِ بیان اختیار کرنے سے مقصد بھی یہی تھا کہ ہر خاص و عام ان تجربات و مشاہدات سے فائدہ اُٹھائے بقول صبا اکبرآبادی:

تمام دھوپ کو سر پہ گزار لیتا ہوں
زمین پر ہوں شجر سایہ دار کی صورت

''التصریف'' کی تیسری خوبی یہ ہے کہ ابوالقاسم زہراوی نے اس کتاب میں جس موضوع کو بھی زیرِ بحث لیا ہے اس سے متعلق تمام معلومات فراہم کی ہیں اور اس موضوع کے تمام رموز اور باریکیاں اس انداز میں بیان کی ہیں کہ قاری کسی قسم کی اُلجھن کا شکار نہیں ہوتا۔ زہراوی نے بھرپور کوشش کی ہے کہ اُس کے تجربات سے ہر خاص و عام مستفید ہو۔ اور زہراوی اس مقصد میں کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

لیس للانسان الا ما سعٰی ترجمہ ''بے شک انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے''

بعض طبی مصنفین کی عادت ہوتی ہے کہ جب وہ کسی موضوع پر لکھتے ہیں تو پُر تکلف اندازِ تحریر اپناتے ہیں۔ بڑے ثقیل اور بھاری بھرکم الفاظ استعمال کرتے ہیں، مسجع اور مقفع عبارت آرائی اور نامانوس اصطلاحات استعمال کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے قاری کو ذہنی ورزش کرنی پڑتی ہے۔ اور پھر فلسفہ کا سہارا لیتے ہیں، بال کی کھال اُتارتے ہیں۔ یعنی بڑی باریک بینی اور چھان بین سے کام لیتے ہیں۔ جس کا عملی زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا محض قاری کو مرعوب کرنا مقصود ہوتا ہے۔ زہراوی کی تصنیف ان مصنوعی سہاروں سے مبرا ہے۔ اس لیے اُنھوں نے فنِ سرجری کے عملی پہلوؤں کو مدِنظر رکھا ہے اور صرف اُنھیں امور کی وضاحت کی ہے جو عملی افادیت کے حامل ہیں۔ کیوں کہ زہراوی کا مقصد بھی انسانیت کی خدمت اور تمام دنیا کی بھلائی اور بہتری تھا۔ اس لیے اُنھوں نے عملی زندگی میں کام آنے والی معلومات فراہم کی ہیں جس کی وجہ سے اُن کی کتاب منفرد اور ممتاز مقام کی حامل ہے۔ التصریف زہراوی کا ایک ایسا عظیم کارنامہ ہے جس نے اُنھیں ہر دور اور زمانے میں زندہ و جاوید بنا دیا ہے۔ بقول شاعر:

زندگی ایسی بنا زندہ رہے دلشاد تو
تو نہ ہو دنیا میں اور دنیا کو آ...

عبارت نمبر 7:

یورپ میں ازمنہ وسطیٰ سے لے کر اٹھارویں صدی تک کے تمام مغربی مصنف، جنھوں نے سرجری پر کتابیں لکھی ہیں ابوالقاسم زہراوی کی فنی قابلیت کے معترف ہیں اور جابجا اس کی کتاب سے حوالے دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض نے تو صاف طور پر اس امر کا اظہار کیا ہے کہ فنِ جراحت میں زہراوی ایک استادِ کامل کی حیثیت رکھتا ہے اور اہلِ یورپ نے ابتدا سرجری میں جو کچھ حاصل کیا ہے وہ صرف زہراوی ہی کی بدولت ہے۔

سیاق وسباق:

زیرتشریح عبارت سے پہلے مصنف لکھتے ہیں کہ اندلس کی عظیم شخصیت ابوالقاسم زہراوی ہیں جنھوں نے یورپ کو جراحت کے فن سے روشناس کرایا۔ ان کی جراحت پر مشہور تصنیف ''التصریف'' ہے۔ جس میں انھوں نے ہر آلے کی ساخت تصویر سے اور طریقہ استعمال الفاظ کے ذریعے سمجھایا ہے۔

زیرتشریح عبارت کے بعد مصنف لکھتے ہیں کہ اہل مغرب جو مسلمانوں کے ناموں کو بگاڑنے میں مہارت رکھتے ہیں، ابوالقاسم کو ابوالکاسس، البوکاسس اور الزہراویس کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اہل یورپ نے ابتدائے سرجری میں جو کچھ حاصل کیا صرف زہراوی کی بدولت ہے۔ یورپ کے فضلا نے نہ صرف زہراوی کی تصنیف کو اپنی زبانوں میں منتقل کیا بلکہ اس پر شرحیں بھی لکھیں۔

تشریح:

زیرتشریح عبارت میں مصنف بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم زہراوی کو دنیائے طب میں ایک کامل استاد کی حیثیت حاصل ہے۔ یورپ میں پندرھویں صدی کے وسط سے لے کر اٹھارویں صدی تک تمام مغربی مصنفین جنھوں نے سرجری کے بارے میں کتابیں تحریر کی ہیں، وہ ابوالقاسم زہراوی کے کمالات، اوصاف، خوبیوں اور قابلیت کا بھرپور اعتراف کرتے ہیں۔ پندرھویں صدی سے قبل زہراوی کو مسلم دنیا میں بھی خاصی شہرت حاصل رہی، لیکن ازمنہء وسطیٰ کے بعد مسلمانوں کے علمی وسیاسی زوال کا آغاز ہوا جب کہ یورپ کی ترقی کا دور پندرھویں صدی کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور یورپی طبیب وسرجری کے ماہرین نے زہراوی کی کتاب سے بھرپور استفادہ کیا۔ ان میں سے اکثریت نے ابوالقاسم زہراوی کے عظیم ترین سرجن ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ اور جابجا اپنی کتابوں میں اس کی کتاب ''التصریف'' سے حوالے دیے ہیں۔ حوالے اسی کتاب سے دیے جاتے ہیں جو مسلّم اور مستند ہو۔ اسی لیے ازمنہ وسطیٰ کے بعد یورپ کے ابتدائی ترقی کے دور میں ''التصریف'' کا حوالہ سند کی حیثیت رکھتا تھا۔ مشہور طبی محقق رابرٹ کوک جس نے بیکٹیریا دریافت کیے رقمطراز ہیں:

''میں یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہوں کہ سرجری پر ایک عمدہ کتاب نوسو برس قبل لکھی گئی ہے۔ میرا مطلب ہے ''التصریف'' لیکن ابھی تک دنیا کی اکثریت اس سے ناواقف ہے''

صرف یہی نہیں بلکہ یورپ کے کئی اعلیٰ پائے کے طبی محققین نے سرجری کی ابتدا کے متعلق الزہراوی کو خراج تحسین پیش کیا ہے، یہ لوگ الزہراوی کو سرجری کا موجد مانتے ہیں۔ بعض نے اپنی کتابوں میں واشگاف الفاظ میں زہراوی کی عظیم حیثیت کا اعتراف کیا ہے۔ اکثریت جو ان کی تصنیف اور کارناموں سے آشنا ہے، انھیں سرجری کا عظیم استاد مانتی ہے۔

گو کہ آج یورپین سرجری کو اپنی میراث سمجھے بیٹھے ہیں۔ لیکن اس دور میں بھی کئی عیسائی مؤرخ اس بات کا برملا اعتراف

کرتے ہیں کہ آج یورپ نے سرجری کے میدان میں جو ترقی کی ہے، وہ ابوالقاسم زہراوی ہی کے مرہونِ منت ہے۔ سرجری کی
بنیاد ابوالقاسم زہراوی ہی نے استوار کی ہیں۔ بی۔ ای رابرٹس لکھتا ہے کہ:

''عصرِ حاضر کی سائنسی ترقی کی عمارت مسلمانوں ہی کے قائم کردہ ستونوں پر کھڑی ہے''

الغرض عیسائی مورخین نے بھی زہراوی کی خداداد قابلیت کو تسلیم کیا ہے اور آج یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے
زہراوی ہی وہ عظیم شخصیت ہے، جس نے اہلِ یورپ کو سرجری کے فن سے روشناس کرایا۔ یہ امر صحیح ہے کہ یورپ والوں نے بیسویں
صدی میں اس فن کو کافی ترقی دی، لیکن زہراوی نے سرجری کے تمام بنیادی امور یورپ کو سکھلائے۔

عبارت نمبر 8:

''تصریف'' کا لاطینی ترجمہ سب سے پہلے وینس سے ۱۴۹۷ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد اس کے متعدد اور
ایڈیشن، جس میں عربی کتاب کی اصل تصویریں بھی نہایت آب و تاب سے چھاپی گئی تھیں، ۱۵۴۱ء میں باسل میں طبع ہوا۔ باسل ایڈیشن کی سب
سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اس میں اصل عربی کتاب اور اس کا لاطینی ترجمہ دونوں ایک ہی جلد میں شامل تھے۔ یورپ میں اس کتاب کی مقبولیت
انیسویں صدی کے آخر تک بھی باقی تھی۔ چناں چہ ایک فرانسیسی ڈاکٹر لی کارک نے ۱۸۸۱ء میں ''التصریف'' کو فرانسیسی زبان میں منتقل کیا اور
دیباچے میں اس کتاب کو سرجری کا ایک نادر شاہ کار قرار دیا۔ یورپ کے فضلا نے ''التصریف'' کو محض اپنی زبانوں میں منتقل کرنے ہی پر اکتفا
نہیں کیا بلکہ ان میں سے بعض نے اس کتاب پر شرحیں بھی لکھی تھیں۔

سیاق و سباق:

زیرِ تشریح عبارت سے پہلے مصنف بتاتے ہیں کہ اندلس کی عظیم شخصیت ابوالقاسم زہراوی ہیں جنھوں نے
اندلس کی عظیم یونی ورسٹی قرطبہ سے تعلیم حاصل کی اور علم الجراحت کے موجد کہلائے۔ انھوں نے جراحت پر کتاب لکھی جس کی زبان
سادہ ہے اور اس میں داغ دینے اور جراحت کا بیان ہے۔

زیرِ تشریح عبارت کے بعد مصنف بتاتے ہیں کہ ''التصریف'' صدیوں تک یورپ کی تمام بڑی یونی ورسٹیوں
میں داخلِ درس رہی۔ تصریف کا لاطینی ترجمہ سب سے پہلے وینس میں شائع ہوا۔ ڈاکٹر لی کارک نے ۱۸۸۱ء میں التصریف کو فرانسیسی
زبان میں منتقل کیا اور دیباچے میں اس کتاب کو سرجری کا ایک نادر شاہ کار قرار دیا۔

تشریح:

زیرِ تشریح عبارت میں مصنف نے دنیائے طب کے عظیم سرجن ابوالقاسم زہراوی کی یگانہ روزگار تصنیف ''التصریف''
کی اہمیت و افادیت کے متعلق بتایا ہے۔ زہراوی کی بے مثال تصنیف سے نہ صرف اس دور کے لوگوں نے استفادہ کیا بلکہ ہر زمانے
کے لوگ اس کے کارناموں اور تصنیف سے مستفید ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ دنیا کی تقریباً معروف زبانوں میں اس کی
مشہورِ زمانہ تصنیف کے تراجم ہو چکے ہیں۔ زہراوی کی کتاب ''التصریف'' بے شمار خوبیوں اور صفات کی حامل کتاب ہے۔ ان
اوصاف میں سے نمایاں وصف اس کتاب کا یہ ہے کہ زہراوی نے صرف اپنے تجربات کو ہو بہو نقل ہی نہیں کیا بلکہ اپنے تجربات کی
روشنی میں سرجری کے متعلق ایسی وضاحتیں کی ہیں جن سے تب دنیا اس سے پہلے بالکل بے خبر اور نا آشنا تھی۔
یورپی طبیب اور سرجری کے ماہرین نے زہراوی کی کتاب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ ان میں سے اکثریت نے
زہراوی کے عظیم سرجن ہونے کا اعتراف کیا ہے اور جا بجا اپنی کتابوں میں اس کی کتاب ''التصریف'' سے حوالے دیے ہیں۔ حوالے

اسی کتاب سے دیے جاتے ہیں جو مسلم اور مستند ہو۔ ازمنہ وسطیٰ کے بعد یورپ کے ابتدائی ترقی کے دور میں ''التصریف'' کا حوالہ سند کی حیثیت رکھتا تھا۔ زہراوی کی کتاب ''التصریف'' صدیوں تک یورپ کی تمام بڑی بڑی یونی ورسٹیوں میں داخل نصاب رہی اور مختلف ادوار میں اس کتاب کے ترجمے بھی ہوئے۔ اور التصریف کا سب سے پہلا ترجمہ لاطینی زبان میں 1497ء میں اٹلی کے معروف تاریخی شہر وینس میں شائع ہوا۔

مصنف بتاتے ہیں کہ اس کے بعد ''التصریف'' کے کئی لاطینی زبان میں ایڈیشن شائع ہوئے جس میں تصاویر نہایت آب و تاب اور دیدہ زیب انداز میں چھاپی گئی تھیں۔ سوئٹزرلینڈ کے شہر باسل میں 1541ء میں اس کا ایک ایڈیشن شائع ہوا۔ اس ایڈیشن میں اصل عربی کتاب اور اس کا لاطینی ترجمہ دونوں ایک ہی جلد میں شائع ہوئے تھے۔ باسل ایڈیشن کی نمایاں خوبی یہ تھی کہ اس میں عربی کتاب کی اصل تصویروں کو لاطینی زبان کے ترجمہ کے ساتھ شائع کیا گیا۔ یورپ میں یہ کتاب انیسویں صدی کے آخر تک مقبول رہی اور التصریف یورپ کی تمام معروف اور بڑی یونی ورسٹیوں کے نصاب میں شامل رہی۔ ''التصریف'' کی افادیت اور مقبولیت کے پیش نظر فرانسیسی ڈاکٹر لی کارک نے 1881ء میں زہراوی کی کتاب کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا۔ اور اس کتاب کے پیش لفظ میں اس کتاب کو سرجری کا انوکھا اور سب سے عظیم کارنامہ قرار دیا ہے۔ اور تسلیم کیا ہے کہ سرجری میں یہ کتاب بے مثل ہے۔ الغرض یورپ کے علم طب کے ماہر فاضل علماء نے ''التصریف'' کا ترجمہ کرنے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ ان میں سے بعض نے اس کی تفسیریں بھی لکھی ہیں۔ چناں چہ مشہور طبی محقق رابرٹ کوک زہراوی کی تصنیف ''التصریف'' کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''میں یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہوں کہ سرجری پر ایک عمدہ کتاب نوسو برس قبل لکھی گئی ہے میرا مطلب ہے۔ ''التصریف'' لیکن ابھی تک دنیا کی اکثریت اس سے ناواقف ہے''۔